پیش لفظ

معاشی نمو میں حکومت کے کردار اور مالی ترقی سے اس کے تعلق پرانا موضوع ہے جس پر بہت بحث ہو چکی ہے۔ یہ تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ کسی بھی اقتصادی ڈھانچے میں حکومت اصل محرک بھی ہوتی ہے اور کارندہ بھی۔ مگر یہاں فوراً ہی یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایک ہی جیسے اقتصادی حالات سے دوچار حکومتوں کا ردعمل مختلف کیوں ہوتا ہے۔ اس پیچیدہ سوال کے جواب میں یہ اعتراف کرنا ضروری ہے کہ حکومت ایک مخصوص غیر یکساں اکائی ہے جسے متنوع عوامل ایک شکل دیتے ہیں۔ حکومت کی تعریف اس کے سائز، اس کے مختلف وظائف اور ادارہ جاتی بندوبست کے لحاظ سے کی جاسکتی ہے۔ تعریف کی رو سے حکومت معاشی ترقی کا راستہ متعین کرنے اور قومی اقتصادی مقاصد کے حصول کے لیے اپنی غالب حیثیت کا اظہار کرنے کا استحقاق رکھتی ہے۔ تاہم ان مقاصد کی تکمیل کے لیے اسے ایک سازگار معاشی اور مالی ڈھانچے کی ضرورت ہوتی ہے جو تغیر پذیر رکاوٹوں کا مقابلہ کرنے کی طاقت دے سکے۔

حکومت کو معروضی طور پر سمجھنے کے لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ معیشت یا معیشت کے کسی خاص شعبے مثلاً مالی نظام کو چلانے میں اس کے کردار پر توجہ دی جائے۔ پچھلے چند عشروں میں کئی صنعتی ممالک میں معاشی نظام میں تبدیلی ہوئی اور وہ آزادی منڈی کے نظام کی طرف گئے۔ اس امر کی وسیع پیمانے پر اشاعت کی گئی کہ مالی نظام میں حکومتی مداخلت صرف منڈی کی ناکامی کی صورت میں ضروری ہے۔ علی الخصوص حالیہ عالمی مالی بحران کے پے در پے واقعات نے حکومتوں کو مجبور کر دیا کہ نہ صرف مالی نظام کو مکمل تباہی سے بچانے کے لیے مداخلت کریں بلکہ دیوالیہ مالی اداروں کی تجارتی بقا کے لیے ان کی ملکیت اپنے ہاتھ میں لیں۔ عملاً حکومتوں کی جانب سے اداروں کا نظم و نسق سنبھالنا ترقی یافتہ معیشتوں میں نجکاری، ڈی ریگولیشن اور آزادکاری عمل کا الٹ اقدام ہے۔

مالی نظام کے مالک اور ضابطہ کار کی حیثیت سے حکومت کی موجودگی ترقی پذیر اور ابھرتی ہوئی معیشتوں میں زیادہ ہے جہاں مالی نظام ارتقا کے ابتدائی مراحل میں ہے اور اس کی رہنمائی اور نگرانی کی ضرورت ہے اور ضابطہ کاری کا نظام بنیادی اصولوں کی بجائے قواعد وضوابط پر چلتا ہے۔ تاہم جب مالی نظام کی آزادکاری ہوتی ہے اور اسے ڈی ریگولیٹ کیا جاتا ہے تو فریقوں کا ترغیبی ڈھانچہ تبدیل ہوتا ہے اور حکومت کے لیے ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ محض نگراں کا کردار ادا کرنے تک محدود نہ رہے بلکہ موقع محل کی مناسبت سے منتخب مداخلت کی استعداد و اختیار کے ساتھ منڈی میں فریق بن جائے۔ منڈی پر مبنی نظام کے اندر اس طریقہ کار میں گنجائش ہوتی ہے کہ مکینزم ڈیزائن مؤثر طور پر کام کرے خصوصاً اس وقت جب اس کا تقابل کسی مرکزیت پر مبنی معاشی نظام سے کیا جائے جس میں ریاستی ملکیت ہو اور مالی وسائل ریاست کا اختیار ہو۔

مذکورہ بالا بحث سے قطع نظر مالی نظام اپنے طور پر ضوابط کے بغیر نہیں چل سکتا۔ چونکہ مالی منڈیوں میں عموماً معلومات غیر متناسب ہوتی ہیں اس لیے ضروری نہیں کہ انفرادی مفاد پسندی لازماً معاشرے کی بھلائی کا باعث بنے۔ انفرادی فائدے کے لیے اہم معلومات چھپانے یا اس کا غلط استعمال کرنے کی گنجائش ہمیشہ رہتی ہے، اس وقت بھی جب ان کوششوں کا نتیجہ ایک فریق کے فائدے اور دوسرے کے نقصان کی صورت میں نکلے۔ یہی وہ وقت ہے جب استحکام کو یقینی بنانے اور مالی منڈیوں کی اجتماعی بقا کے لیے ضوابط کی ضرورت ہوتی ہے۔ ضوابط کو کم سے کم رکھنے کے طریقہ کار کے منفی نتائج عالمی مالی بحران کے مضمرات کی صورت میں سامنے آچکے ہیں۔

پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مالی شعبے کو چلانے میں ''بہت زیادہ حکومت'' کی ضرورت کیوں ہے۔ ایک جواب یہ ہے کہ حکومت کی فعال مداخلت کے بغیر مالی شعبے کے کچھ اجزا ترقی نہیں پائیں گے۔ ترقی پذیر ممالک میں مالی شعبے کی سمت متعین کرنے اور اصلاحات کی رفتار طے کرنے کے لیے حکومت ازبس ضروری ہے۔ مثال کے طور پر بانڈ منڈی کی ترقی اسی وقت ممکن ہے جب حکومت طویل مدتی بانڈ، جو نجی قرضے کے تعین نرخ کے لیے نشانیہ فراہم کریں، جاری کر کے بے خطر خط یافت قائم کرنے کے لیے پہلا قدم اٹھائے اور پھر مالی وثیقہ جات کے ثانوی بازار کی ترقی میں مدد دے۔

مالی وساطت اور مالی ترقی میں حکومت کا کردار یہ ہے کہ وہ اس عمل کو سہل بناتی ہے اور اس کے لیے فضا پیدا کرتی ہے۔ حکومت غیر یقینی کو کم کرتی ہے اور مالی نظام کے اندر اعتماد دلاتی ہے۔ تو حکومت کی موجودگی سے یہ مقصد مخدوش کیونکر ہو جاتا ہے؟ مسئلہ پیدا ہوتا ہے حکومت کے سائز اور مالی نظام میں اس کی مسلسل 'موجودگی' سے، کیونکہ جب آزادکاری اور اصلاحات میں پیش رفت ہوتی ہے تو حکومت کا کردار کو رفتہ رفتہ کم ہونا چاہیے۔ اس عمل میں تاخیر ہو تو حکومت کی مسلسل موجودگی سے ابھرنے والی اخلاقی رکاوٹ کے بارے میں سوالات پیدا ہونے لگتے ہیں۔

مالی وساطت کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ رقوم بچت کنندگان سے سرمایہ کاروں کی طرف منتقل ہوں اور اس طرح طویل مدتی معاشی نمو آئے۔ جب نجی شعبے الگ کر دیا جاتا ہے اور حکومت مالی وساطت سے اکٹھا ہونے والی رقوم کو خود ہی استعمال کرنے لگتی ہے تو معیشت میں طویل مدتی نمو، بچت اور سرمایہ کاری کے امکانات مخدوش ہو جاتے ہیں۔ پاکستان میں مالی شعبے کی نمو کے لیے مالی ترقی اور نفوذ میں تیزی لانے کی ضرورت ہے لیکن حکومت کی فعال موجودگی اس عمل میں رکاوٹ بن رہی ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ حکومت کو مالی نظام سے بالکل خارج ہو جانا چاہیے یا ہو سکتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اسے معیشت پر اپنے بوجھ اور مالی نظام کی ترقی کے لیے اپنی مدد کے درمیان توازن رکھنا چاہیے۔

ان پہلوؤں کو ذہن میں رکھتے ہوئے مالی استحکام کا جائزہ کے اس ایڈیشن میں پہلے تین ابواب میں مالی شعبے میں حکومت کے کردار پر توجہ مرکوز کی گئی ہے جو زیر نظر رپورٹ کا موضوعاتی حصہ ہے۔ بقیہ پانچ ابواب میں مالی شعبے کے اجزا کی کارکردگی پر نظر ڈالی گئی ہے۔